بابری مسجد کی شہادت کے اندوہناک واقعہ کے بعد

قبلہ اول (مسجد اقصیٰ)

قسط ۱

بھی خطرات کی لپیٹ میں

تحریر:۔ محمد بلال الحماد

مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

حق و باطل کی معرکہ آرائی اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ دنیا کی تاریخ اور تاریخ کے اوراق اس بات پر شاہد ہیں کہ جب بھی حق کو اخلاص و تقویٰ کے پیکر تھام کر چلے ہیں۔ فتح ان کا مقدر رہی ہے۔ لیکن آج یہ معرکہ آرائی ایک ایسے خطرناک مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ جس میں ایک طرف تو ملت اسلامیہ عقیدہ و ایمان اور دستور حیات کی اکائی کے باوصف انتشار و افتراق کا شکار ہے اور دوسری جانب ملت کفریہ تمام تر تفرقات اور تشتات اور باہمی رنجشوں اور عداوتوں کے باوجود مسلمانوں کے خلاف متحد نظر آ رہی ہے۔ اگر مغرب میں سرب قصابوں کے ہاتھوں مسلمان ذبح ہو رہے ہیں تو مشرق میں ہندو خناسوں کے ظلم و جبر تلے مسلمان سسک رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی ہزار سالہ پرانی تاریخی بابری مسجد کو منہدم کر کے اس کی جگہ مندر تعمیر کر دیا گیا ہے۔ جہاں ایک خدا تعالیٰ کے رو برو جبین نیاز خم ہوتی تھی۔ آج وہاں شیطان (رام کے بت) کی پوجا کی جا رہی ہے۔ جہاں سے بلند ہونے والا "اللہ اکبر" کا آوازہ حق ایمان و ایقان میں جان پیدا کرتا تھا اب وہاں رام رام کی مکروہ آوازیں مسلمانوں کے جذبہ ایمانی پر برق بن کر گر رہی ہیں۔

ہند گورنمنٹ اور ھندو بنیئے کی ملی بھگت سے رونما ہونے والی یہ گھناؤنی سازش عام اسلام کے ضمیر کو جھنجھوڑنے اور عالم خواب سے بیدار کرنے کیلئے کافی ہے۔ کہ وہ حالات کو پہچانیں، ظلم کی آندھیوں کا رخ بھانپیں اور سر جوڑ کر ان تمام سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا نیک نیتی اور اخلاص سے کوئی مستحکم حل سوچیں۔

ادھر اسلام کا ازلی دشمن یہود، جو دنیا کی ہر مسلم کش تحریک کا سرغنہ اول رہا ہے۔ امت مسلمہ کا امتحان لے رہا ہے کہ ان میں جذبہ ایمان کی چنگاری باقی ہے یا نہیں۔ اللہ نہ کرے۔ بصورت دیگر، اس کے نجس ہاتھ ہمارے قبلہ اول (مسجد اقصیٰ) کو منہدم کر کے اس کی جگہ ھیکل تعمیر کرنے کے ناپاک عزائم لئے جو آگے بڑھ رہے ہیں ازحد خطرناک ہیں۔

مسلمان مجاھدو غازیو اٹھو! ان پلید ہاتھوں کو کاٹ دو جو ہمارے گریبانوں کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ ان غلیظ پاؤں کو توڑ دو جو ہماری مقدسات کو روند رہے ہیں، ان نجس زبانوں کو کھینچ ڈالو جو صدائے حق کو دبا کر منحوس شرکیہ آوازیں نکال رہی ہیں۔

قبلہ اول اور اسلام

علامہ ابن کثیر رحم اللہ آیت کریمہ ---- (الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ) "مسجد اقصیٰ کے گردو نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے" کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ وہ بیت المقدس ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۲)

نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کو سامنے رکھتے ہوئے بیت

المقدس کی جانب منہ کر کے نمازیں ادا کیں اور ہجرت مدینہ کے بعد بھی سولہ ماہ بیت المقدس کی طرف رخ مصطفی ﷺ رہا۔ تب جا کر بیت اللہ کو قبلہ بنایا گیا۔
(رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی الصلاۃ)

نیز فرمان رسول ﷺ ہے۔

لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد المسجد الحرام و مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم و مسجد الاقصیٰ۔ (رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ کتاب فضل الصلاۃ واللفظ لہ، و رواہ مسلم ایضاً فی الحج)

اس سے ثابت ہوا کہ مسجد اقصیٰ کی جانب رخت سفر باندھنا اسلام میں عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔

اسی طرح بہت سی آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ مسجد اقصی کے اسلام میں شرف و فضل کو واضح کرتی ہیں حتی کہ جب تائید ربانی سے مسجد الحرام اور بیت اللہ شریف کو بتوں کی نجاست سے پاک وصاف کر کے رایۃ التوحید لہرا دیا گیا تو فوراً محمد عربی ﷺ کی نظر التفات بیت المقدس پر پڑی کہ اب اسے بھی رومانی و نصرانی شرک کی آلودگیوں سے پاک کیا جائے وہاں "اللہ اکبر" کا آوازہ حق بلند کیا جائے۔

نبی اکرم ﷺ نے ہرقل روم اور حاکم بصری کی طرف اسلام کے دعوتی خطوط ارسال فرمائے لیکن جب انہوں نے اسلام کے سامنے گردنیں خم نہ کیں تو آپ ﷺ نے لشکر کشی کی جس کے نتیجہ میں معرکہ موتہ اور غزوہ تبوک تاریخ اسلام میں ثبت ہوئے۔ حتی کہ آپ ﷺ نے اپنی حیات سعیدہ کے آخری ایام میں اسامہ بن زید کو سپہ سالار اعظم بنا کر بھیجا۔

آپ کی وفات کے بعد صدیق اکبرؓ نے لشکر اسامہ کو روانہ فرمایا۔ ان کے

زمانہ خیر میں اسلام کو عزت و جلال ہی نصیب ہوا۔ چنانچہ اسی عہد میں نابلس، عسقلان، غزہ، الرملہ، عکا، لد، یافا اور نغ فتح ہوئے حتی کہ بیت المقدس کی جانب اسلامی جیوش کا رخ ہو گیا۔

اور دور فاروقی میں حق و باطل کے مابین پھر ایک مرتبہ فرق ہوا۔ بیت المقدس فتح ہوا۔ صلیبی شرک کے پجاریوں کی گردنیں پرچم توحید کے سامنے جھک گئیں۔ مسلمانوں کا قبلہ اول آزاد ہوا۔ جس کی طرف سفر کرنا عبادت، جو براق رسول ﷺ کی زمین پر آخری قدم گاہ اور محمد عربی ﷺ کے سر مبارک پر امامت انبیاء کا تاج رکھنے کی جا ہے اور یوں یہ مقدس مقام تاریخ اسلام کا ایک زریں باب بن گیا۔

طوالت کے خوف سے بعد میں ظہور پذیر ہونے والے رطب و یابس سے صرف نظر کرتا ہوا مقصود نظر موجودہ صہیونی یلغاران کے خبث باطن اور اس اژدھے کے عالم اسلام بالعموم اور مسجد اقصیٰ کو بالخصوص زھریلے لدغات ہر غیور مسلمان کے سامنے رکھتا ہوں۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

صیہونیت کے مکروہ چہرے کی نقاب کشائی

O۔ یہودیت وہ کمینی و ذلیل قوم ہے جس نے خدائے قدوس و جبروت کے سامنے گردن اکڑا کر کہا (ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء) (آل عمران ۱۸۱) کہ اللہ فقیر اور ہم تونگر ہیں۔

O۔ اس نے حضرت حواء علیہا السلام پر ایسے غلیظ اتہامات لگائے۔ جنہیں نقل کرتے

وقت حیا آتی ہے۔ (الکنز المرصود فی قواعد التلمود۔ ڈاکٹر روھلنج عربی ترجمہ ایوسف نصر اللہ ص ۱۷)

O۔ حضرات انبیاء کرام علیہ السلام کے خلاف ہرزہ سرائیاں کیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام اور سلیمان الحکیم علیہ السلام جیسے اعیان قدسیہ پر ایسے ناپاک اتہامات لگائے کہ جن کے تصور سے ہی انسان کپکپا جاتا ہے۔ دل لرز اٹھتا ہے۔ (النفوذ الیہودیۃ لفؤاد بن سید عبد الرحمان الرفاعی ص ۱۲۰)

O۔ اور آسمانی کتاب میں تحریف و تغیر کر ڈالی۔ تدلیسات و تلبیسات کے ذریعے حقائق کو مسخ کر دیا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

یا اهل الكتاب لم تلبسون الحق بالباطل و تكتمون الحق و انتم تعلمون۔(آل عمران۔۷۱)

اے اھل کتاب تم جانتے ہوئے حق کو باطل کے ساتھ کیوں خلط ملط کر دیتے ہو اور حق کو چھپا لیتے ہو۔

O۔ عہود و عقود الہیہ کا مذاق اڑایا اور حق و صداقت کے سامنے اللے تللے کرتے رہے۔ الغرض "التلمود" مذکور جو ان کی اپنی تصنیف ہے میں ان کے کفریات و ھفوات، دجل و فریب، مکاریوں و عیاریوں اور اتہامات و محرمات ابدیہ کے ساتھ غلط کاریوں کی ایک طویل فہرست موجود ہے۔ جن کی بدولت خدا تعالیٰ نے قرآن میں انہیں مغضوب وملعون قوم کے نام سے پکارا اور انہیں میں سے اصحاب السبت کو بندر و خنزیر بنا کر تباہ کیا اور الی ابد الاباد انہیں نشان عبرت بنا دیا۔ مزید یہ کہ

ولا تزال تطلع على خائنة منهم الا قليلاً۔ (المائدة۔۱۳)

کی ختم حاتم لگا کر ان کے خبث باطن سے ہمیشہ کیلئے نقاب اٹھا دیا۔ اور یہودیت

آج بھی انہی غلیظ افکار و نظریات کا پلندہ اور خسیس اعمال کی رسیا ہے۔ صحافت و رسائل میں عریاں تصاویر کا یہ غلغلہ سینما و ٹیلی ویژن پر فواحش کی نشریات اور حیا سوز مناظر کے جذبات جس تیزی اور سرعت کے ساتھ ابھر رہے ہیں یہ تمام کے تمام یہود کے ناپاک عزائم کے برگ و بار ہیں۔

اسرائیل کا ناپاک وجود اور ارض مقدسہ

جب مسلمان ہوائے نفس کی تاریکیوں میں گم گشتہ راہ ہو گئے۔ توحید و سنت کی شاہراہ بہشت کو خیر باد کہہ کر شرک و بدعت کی اندھی راہوں میں جا گھسے، خانقاہوں اور درباروں سے امیدیں وابستہ کر لیں اور اسلام کے فلسفہ وحدت کو نظر انداز کر کے تقلید جمود اور فرق و تشتت کے راستوں میں جا پڑے۔ مبدا اسلام خانہ کعبہ میں چار مصلوں کا دور آیا

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
کرتی نہیں کبھی ملت کے گناہوں کو معاف

دوسری جانب یہودیت کے مکروہ چہرے سے لیکر اس کے بھیانک عزائم تک کی معرفت کے باوجود ہم نے ان سے بچنے کی کوئی خاص تدبیر نہ کی۔ اس کی خباثت و ضلالت کی دلدل سے بچنے کیلئے ہم نے پائنچے نہ چڑھائے حتی کہ پہلے بخت نصر نے اور پھر ھٹلر نے یہودیوں کو ان کی غیر اخلاقی حرکتوں اور مکارانہ چالوں کی وجہ سے ملک بدر کیا تو مسلمانوں نے اس اژدھے کو پناہ دی اپنی سرمدی کمینگی کی بدولت اسی اژدھے نے ڈسا اور یہی خلافت عثمانیہ کے خاتمے کا باعث بنا۔

ہماری ان ناعاقبت اندیشیوں کی وجہ سے دنیا کے شیاطین اعظم برطانیہ،

امریکہ، روس اور یہودیت کے دامن اثیر میں گرفتار اقوام متحدہ کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں سے یہودیت کے گلورے کو ۱۹۱۷ء کو ارض فلسطین میں چھوڑ دیا گیا۔ پھر اس کی حفاظت کی گئی اور دودھ پلا پلا کر ایسا باؤلا کتا بنا دیا گیا کہ پہلے وہ عالم اسلام کو کاٹتا تھا اب وہ مسلمانوں کے قبلہ اول کو اپنے نجس پنجوں تلے روند رہا ہے اور دندناتا پھر رہا ہے۔ اب تو اس نے اس قدر بھونکنا شروع کر دیا ہے کہ اس کی مکروہ آوازیں مغرب سے مشرق تک برابر سنائی دے رہی ہیں اور اس نے پورے عالم کے امن کو تلپٹ کر کے رکھ دیا ہے۔

یہودیت کے نزدیک ہیکل کی قدر و منزلت

مسجد اقصیٰ کا انہدام اور اس کی جگہ ہیکل کی تعمیر پوری دنیا کے یہودیوں کا مطمع نظر ہے۔ یہی ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اور دنیا بھر کی صہیونی تنظیمیں اس غرض کیلئے ملینوں بلکہ بلینوں ڈالر اسرائیل ارسال کر رہی ہیں اور استعماری طاقتیں اپنے اس پروردہ کو طاقت ور اسلحہ سے لیس کر رہی ہیں۔

بخت نصر نے جب انہیں تباہ و برباد کیا ہیکل کو گرا دیا۔ تمام تر جواہرات اچک لئے اور بھڑکتی ہوئی آگ میں جلتا ہوا انہیں چھوڑ دیا۔ تو "التلمود" (یہودی علماء کے اقوال خسیسہ کا مجموعہ) میں اس حد تک ھفوات بکے گئے کہ جن کے تصور سے ہی نوک قلم لرز اٹھتا ہے، کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے، دل کانپ اٹھتا ہے، "نقل کفر کفر نباشد" کے تحت ان کے اس غلیظ قول کو ناک بند کر کے نقل کئے دیتا ہوں براہ کرم آپ بھی جی کڑا کر کے پڑھیئے۔

"ہیکل کی تباہی کے بعد اللہ تعالیٰ اب تک آہ و بکا میں ہیں کیونکہ اس نے

بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے، میرے لئے ہلاکت ہو میں نے اپنے گھر کو یونہی چھوڑ دیا کہ وہ اچک لیا گیا، میرا ہیکل جلا دیا گیا اور میری اولاد (یہود) سطح ارض پر بکھری پڑی ہے"۔ (التلمود، تاریخہ، وتعالیمہ۔۶۶) (تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیراً)

قارئین کرام! آپ نے جان لیا ہے کہ اس ذلیل قوم کے نزدیک ہیکل کی اس قدر اہمیت ہے کہ اس کے انہدام پر رب سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت کریمہ میں بھی گستاخی کرنے سے ذرا نہ ہچکچائے۔ یہ ہرزہ سرائیاں ان کی گندی ذہنیت کی عکاسی ہیں۔

اور اسی "التلمود" میں منقول ہے کہ فلسطین کی پاک سرزمین میں بنی اسرائیل کو دفن کیا جائے۔ اگر یہ میسر نہ ہو تو اس کی پاک مٹی کفن میں رکھدی جائے۔

سرغنہ اسرائیل، پروپیگنڈہ ساز "ابن جوریون" کہتا ہے کہ "اسرائیل بغیر قدس کے کوئی منزلت نہیں رکھتا اور قدس بغیر ہیکل کے۔ بحوالہ (قبل ان یھدم الاقصیٰ۔ مصطفیٰ عبدالعزیز ص۹۷)

مصطفی عبدالعزیز اسی کتاب کے ص۹۷/۹۸ میں لکھتے ہیں کہ ہیکل یہود معاصرین کا شعار وطن بن چکا ہے۔ اس کی SYMBOL علامت کے طور پر وہ "نجمہ سداسیہ" استعمال کرتے ہیں۔ یہی نجمہ اسرائیلی جھنڈے میں دکھائی دیتا ہے اور یہی اسرائیل فوجیوں کے کندھوں پر منعقش ہے۔ اسی کے ساتھ ان کے ٹینک، جنگی جہاز اور میزائل ٹارگٹ لیتے ہیں۔

ماسونیہ (مختلف مذاہب کے لوگ جو کسی ایک مقصد و مرام کیلئے متفق ہو

جاتے ہیں) کا اعتقاد ہے کہ بس عنقریب مسجد اقصی و صخرۃ کو گرا کر ہیکل کی بناء ڈال دی جائے گی اور اس کے دروازے کے یمین و یسار دو ستون کھڑے کئے جائیں گے (الماسونیہ فی العراء ص ۱۰)

حتی کہ امریکی ماسونیہ نے مسجد اقصٰی کے ساحہ میں سو ملین ڈالر کی جگہ خریدنا چاہی لیکن محکمہ اوقاف اسلامیہ نے اسے رد کر دیا۔ (قبل ان یھدم الاقصی۔ ص ۱۲۵)

یہودیت کے نجس ہاتھ مسجد اقصیٰ کی طرف

مکار یہود کا ہیکل بنانے کا منصوبہ احلام نہیں کہ عالم خواب میں جسے پاتے ہوں یا محض اوھام نہیں جو عمل اور جدوجہد سے تہی ہو۔ بلکہ وہ رفتہ رفتہ اس ناپاک منصوبے کی تکمیل کی طرف بڑی تخطیط اور دقیق ٹکنیک کے ساتھ بڑھ رہے ہیں۔ ہمارے مسلمان لیڈروں کی طرح وہ بھڑکوں اور ظاہرداریوں سے کام کم لیتے ہیں بس دیمک کی طرح اندر ہی اندر سے ارض فلسطین اور دیگر بلاد اسلامیہ کو چاٹتے جا رہے ہیں۔

فلسطین کی سرزمین قدس (بیت المقدس اور ہمارے قبلہ اول) کے خلاف یہود کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کو اس ایک مضمون میں احاطہ تحریر میں لانا تو ناممکن ہے (جن کا تفصیلی تذکرہ ڈاکٹر احمد العلی نے اپنی کتاب "ایام دامیۃ فی المسجد الاقصیٰ" میں اور مصطفی عبدالعزیز نے "قبل ان یھدم الاقصی" میں کیا ہے) البتہ یہودیت کے تعفن زدہ مکروہ چہرے سے ذرا سا پردہ سرکا دیتا ہوں جس سے آپ ان کے خبث باطن کا بخوبی اندازہ لگا سکیں گے اور صرف اتنی سی یہ مکروہ صورت اگر ہمارے حکمرانوں کو خواب غفلت میں نظر آجائے اور وہ اس کا صحیح

ادراک کر لیں تو وہ اپنی عیش کوشیوں، عاقبت فراموشیوں اور اسلام سے بے وفائیوں کو ترک کر دیں۔ نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ اسرائیل کے درندہ صفت، ناقابل اصلاح ناپاک وجود کا کام تمام کرنے کا کوئی حتمی پروگرام تشکیل دیں۔

اسرائیل گورنمنٹ اور دنیا کی تمام صہیونی تنظیمیں ایک طرف تو ہمارے قبلہ اول (مسجد اقصیٰ) کے تقدس کو پامال کر رہی ہیں دوسری طرف زمین کے اندر سے سرنگیں کھود کر اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہی ہیں۔

O۔ جون ۱۹۶۷ء کو یہود کے نجس ہاتھوں نے بیت المقدس کی کسائے تقدیس کو پھاڑ ڈالا۔ نیم برہنہ یہودی مرد اور عورتیں شراب پی کر مسجد اقصیٰ میں داخل ہو گئے اور اسرائیل وزیر دفاع موشے دایان بھی اپنے بڑے مذہبی سرغنے شلو موغورین کو ساتھ لے کر مسجد میں داخل ہوا پھر وہ سب وہاں نعرے بازی کرتے رہے کہ آج ہم نے خیبر کا بدلہ لے لیا ہے۔ نیز دایان نے یہ بھی کہاں "آج بابل ویثرب کا راستہ کھل گیا ہے"۔ خاک ہو ایسے منہ میں۔

O۔ پھر یونہی یہودیت کی جانب سے مسجد اقصیٰ پر مسلسل اعتدات ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک ذلیل آسٹریلوی عیسائی باشندے وینس مائیکل نے یہودی کی اشیر باد سے ۱۹۶۹ء کو مسجد اقصیٰ کو آگ لگا دی اور وہ الاؤ کی شکل اختیار کر گئی۔ جس نے مسجد کا تمام اثاثہ، دیوار اور وہ عظیم منبر بھی جلا کر راکھ کر دیا جو صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس فتح کرنے کے بعد بنوایا تھا۔ جب یہ مسئلہ عدالت میں اٹھایا گیا تو کہہ دیا گیا وہ شخص مجنون ہے لہذا وہ غیر مکلف ہے۔

زمین کیا آسمان بھی یہود کی اس کج حکمی پر ماتم کناں ہے۔

O۔ جنوری ۱۹۷۶ء کو ایک اسرائیلی جج نے فیصلہ صادر کیا کہ یہودیوں کو مسجد اقصیٰ میں کھلے بندوں اپنے شعائر ادا کرنے کی اجازت ہے۔ جس کے بعد وہ شرابیں پی کر مسجد اقصیٰ میں گیت گاتے رہے اور مسلمانوں کا تمسخر اڑاتے رہے۔

O۔ ۱۱۔اپریل ۱۹۸۲ء کو ایک اسرائیلی فوجی الان جودمان نے پہلے حارس مسجد کو شہید کیا پھر مسجد کے گنبد پر گولیوں کی بوچھاڑ کرتا رہا۔ جب دفاع کیلئے مسلمان جمع ہوئے تو قریبی مکانوں کی چھتوں پر کھڑے فوجیوں نے گولیوں سے سو مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ جودمان اسرائیلی فوجی مجنون ہے۔ لہذا غیر مکلف ہے۔

لیکن اس کے مقابلہ میں ذرا دیکھئے ۳۰ جنوری ۱۹۹۳ء کو ریڈیو کی ایک خبر کے مطابق مقبوضہ فلسطین کی کسی ایک شارع پر ایک کمینہ غاصب اسرائیلی فوجی مردہ حالت میں پایا گیا تو اس کے عوض چار سو فلسطینیوں کو جلاوطن کر دیا گیا۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

O۔ اگست ۱۹۸۳ء کو بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) کے صحن میں بعض درندہ صفت متعصب یہودی پائے گئے جن کے پاس بھاری اسلحہ اور زبردست بم (قنابل) تھے۔ اور وہ ہمارے قبلہ اول کو مکمل طور پر اڑا دینا چاہتے تھے۔ بس اللہ کے فضل اور غیبی تائید سے محافظوں کو ان کی اس سازش کا بروقت پتہ چل گیا اور ان کی اس مذموم سازش کو ناکام بنا دیا گیا جس پر مفتی القدس الشیخ سعدالدین العلمی نے کہا

لولاعناية الله تعالیٰ لمابقی حجر علی حجر من المبنی الشريف

اگر اللہ تعالیٰ کی خاص عنائت نہ ہوتی تو آج قدس شریف کا ایک ایک پتھر بکھر چکا

ہوتا۔

جس کا اعتراف اسرائیلی پولیس نے بھی کیا۔ اور اس طرح کی ایک ناپاک حرکت ۱۹۸۰ء میں بھی ہو چکی ہے جب اقصیٰ کے قریب سے ہی ایک ٹن سے زائد زبردست دھماکہ خیز بارود پکڑا گیا۔ اور ایسی نامراد سازشوں میں اسرائیلی فوجی، پولیس، یہودی مذہبی سرغنے، متعصب طلباء اور ان کی مختلف تنظیموں کے دجاجلہ سبھی شریک ہیں۔ سب کا مطمع نظر ایک ہی ہے اور اسی طرح یہودیت کی اندرون زمین دسیسہ کاریاں بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔ یہ سب سے خطرناک منصوبہ ہے جسے مرحلہ وار مکمل کیا جا رہا ہے۔ احتلال کے بعد مسلمانوں کے خون سے لت پت یہودیت کے درندہ صفت ہاتھ مسجد اقصیٰ کے مغرب میں واقع مسلمانوں کے مکانات کی جانب بڑھے تو ان کو منہدم کر کے رکھ دیا۔ پھر وہاں اسرائیلی دفاتر، یہودی مدارس دینیہ اور فنادق بنا دیئے اور اسی طرح اسلامی عدالت شرعیہ کی عمارت کو بھی نیست و نابود کر دیا۔ مسلمانوں کے قبرستان کو بھی اپنے نجس پاؤں تلے روند ڈالا جس میں محمد عربی ﷺ کے عظیم ساتھی حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہما محو استراحت تھے۔ نامراد و ملعون یہودیوں نے وہاں سے سرنگیں کھودیں ۱۹۷۹ء میں ایک سرنگ اس قدر لمبی کر دی گئی کہ وہ مسجد اقصیٰ کے مغربی دیوار کے نیچے حائط براق کے قریب تک جا پہنچی جس کی بدولت اقصیٰ شریف کی بعض دیواروں میں دراڑیں پڑ گئیں اور پھر نامراد یہودیوں نے سرنگ کو مسجد شریف کی مشرقی بنیادوں تک لانا چاہا تاکہ بنیادوں کے نیچے سے مٹی و چٹانوں کو ہٹا دیا جائے تو خود بخود اسلام کا یہ زریں اور مقدس مقام آئینہ کی طرح چکنا چور ہو جائے گا۔ لیکن اچانک اوقاف اسلامیہ کو اس کمینی اور بزدلانہ

سازش کا انکشاف ہو گیا یہود کی اس خباثت و شرارت کا بروقت پتہ چل گیا بڑی کد و کاوش کے بعد اس سرنگ کو بند کیا گیا "الٹے بانس بریلی چلے" کے طور پر اسرائیلی محکمہ مدیر الاوقاف الاسلامیہ کو ڈرانے، دھمکانے لگا کہ تمہیں سرنگ بند کرنے کا پروانہ کس نے دیا ہے۔ تو مدیر نے جواب دیا کہ "ہمیں اپنے مقدسات کی حفاظت کیلئے کسی سے پروانہ لینے کی حاجت نہیں"۔

اور آج تک بہت سے تسلسل کے ساتھ حوادث فاجعہ رونما ہو چکے ہیں جو یہودیت کی ازلی اسلام دشمنی کی واضح عکاسی کرتے ہیں۔ بابری مسجد کے اندوھناک اور بھیانک سانحہ کے بعد یہود امت اسلامیہ کی جانب ٹکٹکی باندھے ہوئے ہے آیا ان کے جذبہ ایمانی میں کوئی چنگاری سلگھ رہی ہے یا وہ راکھ کا ڈھیر بن چکا ہے اگر (اللہ نہ کرے) ضمیر مسلم اس شرمناک ٹھوکر سے بھی خفتگی و سراسیمگی کے عالم سے باھر نہ نکلا۔ قوم مسلم نے فرق و تشتات کی منحوس دیواروں کو منہدم کر کے کتاب و سنت کو حکم تسلیم نہ کیا اور باہم سر جوڑ کر الکفر ملة واحدة کی تمام تر مسموم حرکات کا کوئی مستقل اور فیصلہ کن حل نہ سوچا تو اسلام کا ازلی دشمن یہود مسلمانوں کے قبلہ اول (مسجد اقصیٰ اور مسریٰ الرسول ﷺ) کو مسمار کر کے اس کی جگہ ہیکل کھڑا کر دے گا۔ اور ملت اسلامیہ کی غیرت کا ایسا جنازہ اٹھے گا جسے کوئی کندھا دینے والا بھی نہ ہو گا۔ یہودی درندہ اسی پر ہی اکتفا نہیں کرے گا بلکہ اس کے منحوس ہاتھ، نجس پاؤں اپنے ناپاک و مردود منشور پر عمل پیرا ہونے کیلئے غیرت مسلم کا آخری قطرہ نچوڑنے کیلئے آگے بڑھیں گے جو کہ سرغنہ اسرائیل ابن جوریون نے کہہ رکھا ہے۔ "یہود عنقریب اپنے آباء و اجداد کی سرزمین کی طرف رخ کرنے والے ہیں جو نیل سے فرات تک ہے"۔ (حیاۃ ابن جوریون ص ۳۲۷) جس میں